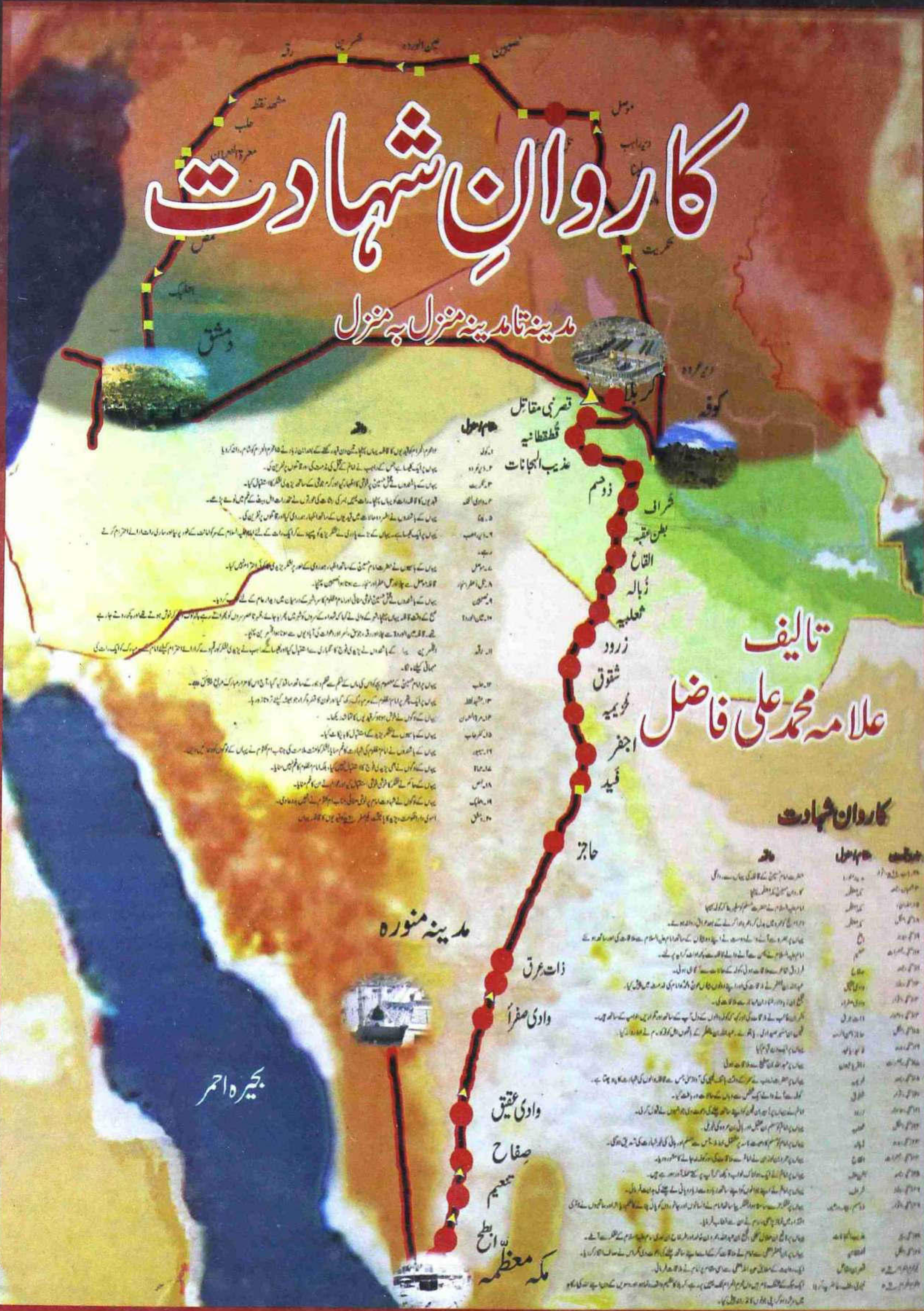

کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
دمشق
کربلا
کوفہ
موصل
تکریت
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذوحسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفراء
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر
کاروان شہادت

قال سیّد الشّهدآء ابوعبد الله الحسین علیه السلام :

...........اِنَّما خَرَجتُ لِطَلَبِ الاِصلاحِ فِی اُمَّةِ جَدّی ....

کاروانِ شہادت

مدینه تا مدینه، منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی۔ جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون:0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350روپے

"اَللّٰھُمَّ اِنَّا اَھْلُ بَیْتِ نَبِیِّکَ وَ ذُرِّیَّتُہٗ وَقَرَابَتُہٗ ،فَاقْصِمْ مَّنْ ظَلَمَنَا وَغَصَبَ حَقَّنَا اِنَّکَ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ"

پروردگارا! ہم تیرے نبی کے اہلِ بیتؑ ان کی اولاد اور قرابتدار ہیں،، خداوندا! جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہمارے حق کو غصب کیا ہے انہیں ذلیل وخوار فرما، یقیناً تو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اوران کے قریب ہے۔

محمد بن اشعث جو کہ فوج کے ایک دستے کا کمانڈر بھی تھا اور لشکر کی اگلی صفوں میں بھی تھا، امام کے یہ کلمات سن کر آپ کی طرف بڑھا اور کہا:

"اَیُّ قَرَابَةٍ بَیْنَکَ وَبَیْنَ مُحَمَّدٍ (ص) ؟"

تمہارے اور محمد (ص) کے درمیان کونسی رشتہ داری ہے؟"

امام عالی مقامؑ نے اس کی جو یہ ہٹ دھرمی اور صریح انکار ملاحظہ فرمایا تو اپنے دکھی دل سے اسے اس طرح بددعا دی:

"اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْہِ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ ذُلًّا عَاجِلاً"

پروردگارا! تو یہ شخص مجھے آج ہی فوری طور پر ذلیل وخوار ہوتا دکھا۔

ایک مہربان اور رحیم امام کے دکھی دل سے نکلی ہوئی یہ دعا فوراً ہی مقام اجابت کو جا پہنچی، چنانچہ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ شخص قضائے حاجت کیلئے ایک علیحدہ گوشے میں چلا گیا وہاں پر ایک کالے بچھو نے اس کی شرمگاہ کو ڈس لیا، اور وہ بچھو کے زہر کے عذاب میں مبتلا ہو گیا بعض روایات کے مطابق وہ وہیں پر ہلاک ہو گیا، جبکہ بعض دوسری روایات کے مطابق وہ امیر مختارؒ کی حکومت تک زندہ رہا اور اسی عذاب میں کڑھتا رہا اور یہاں تک کہ امیر مختار نے اسے جہنم واصل کیا۔

۲۔انساب الاشراف جلد ۳ ص ۱۹۱، کامل، مقتلِ خوارزمی جلد ۱ ص ۲۹۴، تاریخ ابن عساکر ص ۵۶ میں ہے ،اور بلاذری، ابن اثیر اور دیگر کئی مورخین لکھتے ہیں کہ: "جب یزیدی فوج خیام حسینی (ع) سے نزدیک تر ہوتی جارہی تھی تو ایک شخص بنام عبداللہ بن حوزہ تمیمی نے آگے بڑھ کر بلند آواز کے ساتھ اصحابِ حسینؑ کو مخاطب کر کے کہا:

"أَفِیْکُمْ حُسَیْنٌ ؟" کیا تمہارے درمیان میں حسینؑ موجود ہے؟

کسی نے جواب نہ دیا، پھر اس نے دوسری اور تیسری مرتبہ یہی سوال کیا کہ "أَفِیْکُمْ حُسَیْنٌ ؟" تو ایک شخص نے امامؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "ھٰذَا الْحُسَیْنُ فَمَا تُرِیْدُ فِیْہِ؟" یہ حسینؑ ہیں تم کیا چاہتے ہو؟

عبداللہ بن حوزہ نے امام (ع) کی طرف منہ کر کے کہا: